بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۸۶	۲۰ ظہور ۱۳۴۶ھش — ۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ — ۲۰ اگست ۱۹۶۸ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۱۹ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے جملہ احباب جماعت کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس امر پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ میں نہایت کامیابی کے ساتھ پیغام حق پہنچانے اور وہاں اشاعت و تبلیغ اسلام میں وسعت کے نئے امکانات کا جائزہ لینے کے بعد عنقریب واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے یاددہانی کے رنگ میں احباب کو حضور کی بخیر و عافیت مرکز میں واپسی کے لئے بالالتزام دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

محترم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا احباب کا اپنے امام ہمام کے استقبال کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے لئے سراپا شوق و انتظار رہنا بالکل بجا اور درست ہے۔ اور انہیں ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ تاہم محبت و عقیدت کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے آرام کا خیال رکھیں اور استقبال کے وقت ذوق و شوق کے عالم میں ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ کہ جو حضور کے لئے کسی لحاظ سے بھی تکلیف کا موجب ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ محترم امیر صاحب مقامی کیطرف سے استقبال کے انتظامات سے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان کی پوری پوری پابندی کی جائے۔

-• اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک سابق مبلغ جرمنی مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کو بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت "منصورہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر عبد الرحیم صاحب جہلم کی پوتی اور مکرم میاں محمد بخش صاحب کھاریاں کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ساری عقدہ کشائیاں دُعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔

ہمارے پاس صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں اگر کسی دوست کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔ کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقعہ پر سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے۔

یَا رَبِّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا

مگر آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دور کر دیتا ہے۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کرتا ہے۔

دیکھو ایمان جیسی کوئی چیز نہیں۔ ایمان سے عرفان کا پھل پیدا ہوتا ہے۔ ایمان تو مجاہدہ اور کوشش کو چاہتا ہے اور عرفان خدا تعالیٰ کی موہبت اور انعام ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱-۱۷۲)

احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بخیر و عافیت واپسی کیلئے التزام سے دُعائیں کرتے رہیں

جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کا دورہ فرمانے کے بعد انشاء اللہ ۲۱ اگست بروز بدھ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچیں گے۔ اور وہاں سے ۲۳ اگست کو بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو کر ۲۴ اگست، جمعرات کی شام کو ربوہ تشریف لائیں گے

احباب جماعت ان ایام میں التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور بخیر و عافیت مرکز میں واپس تشریف لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے جملہ مقاصد میں عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے

آمین ؛

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۷ء

امن کے قیام کیلئے آٹھ اسلامی احکام

(۳)

اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ رومن کیتھولک کے پوپ جان نے مسلمانوں کو دعوت دی ہے کہ عیسائی اور مسلمان مل کر اس زمانے کے الحاد کا مقابلہ کریں۔ پوپ نے تعاون کی یہ دعوت آج دی ہے مگر قرآن کریم نے آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے سے اہل کتاب کو یہ عام دعوت دے رکھی ہے کہ

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝

تو کہہ (کہ) اے اہل کتاب (کم سے کم) ایک ایسی بات کی طرف تو آجاؤ جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے (اور وہ یہ ہے) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو رب بنایا کریں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں۔

(آل عمران آیت ۶۵)

قرآن کریم اس سے بھی زیادہ فراخ دلی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

(المائدہ آیت ۷۰)

جو لوگ ایماندار ہیں اور جو یہودی ہیں اور (نیز) صابی اور نصاریٰ (ان میں سے) جو (بھی) اللہ (پر) اور پیچھے آنے والے دن پر حقیقۃً ایمان لاتے ہیں اور نیز انہوں نے نیک عمل کئے ہیں نہ انہیں (آئندہ کا) کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ (گذشتہ پر) غمگین ہوں گے

یہاں وہ ہر خدا پرست کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے۔ دعوت دیتا ہے اور یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ جب تک تم اسلام کو قبول نہ کرو ہم تم سے تعاون نہیں کریں گے۔ بلکہ فرماتا ہے کہ اپنے اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ تعاون کرلو۔ چنانچہ قرآن کریم اوپر بزور بیان کر آیا ہے کہ

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

(مائدہ آیت ۶۹)

تو کہہ دے (کہ) اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل (کی) اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر اتارا گیا ہے۔ اس کو ظاہر نہیں کرو گے (اس وقت تک) تم کسی (اچھی) بات پر (قائم) نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم بار بار اہل کتاب یہودیوں اور عیسائیوں وغیرہ کو اپنی اپنی کتاب پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ اپنی اپنی کتاب کو پڑھو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ مسلمان تورات اور انجیل کو سچی کتب ہی سمجھتے اور ان کی تعلیم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مانتے ہیں۔ البتہ ان کتابوں

حدیث النبی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پاک ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی (کامل) ایماندار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(بخاری کتاب الایمان)

میں جو تحریفیں کی گئی ہیں۔ ان کو نہیں مانتے۔ بہر حال قرآن کریم نے شروع ہی سے وہ دعوت اہل کتاب کو دے رکھی ہے۔ جس کو آج پوپ نے پیش کیا ہے یہ

ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو عیسائیوں کے ایک عظیم فرقے کے سربراہ کی ذہنیت میں پیدا ہوا ہے۔ اور اگر مسلمان اس پر لبیک کہیں تو وہ کوئی نئی بات نہیں کر رہے ہوں گے۔ بلکہ وہ قرآن کریم کے اصول پر عمل کریں گے۔ جس سے یقیناً اسلام ہی کو فائدہ پہونچے گا۔ کیونکہ ایسے تعاون سے خود عیسائیوں کے مشرکانہ خیالات بھی اصلاح پذیر ہو جائیں گے۔ چنانچہ اسلام کی یورپ میں تبلیغ کی وجہ سے بہت سے عیسائی مذہبی پیشوا بھی متاثر ہونے ہیں۔ اور یورپ اور امریکہ میں ایسی تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ جو اب حضرت عیسے علیہ السلام کو بحیثیت انسان کے ماننے لگے ہیں۔

لہذا پوپ نے جو مسلمانوں کو دعوت دی ہے۔ یہ دراصل اسلام ہی کی دعوتِ تعاون کو دہرایا ہے۔ اور اس نے ثابت کر دیا ہے کہ آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے جو اصول اسلام نے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ کا پیش کیا تھا وہ اس زمانہ میں بھی نہایت کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ تعاون کے لئے اسلام دوسرے مذاہب سے جو مطالبہ کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہب پر پورے پورے عامل ہو جائیں

الغرض دنیا میں امن قائم کرنے اور اس کو قائم رکھنے کے لئے اسلام نے جو یہ اصول دیا ہے کہ تمام اقوام میں اللہ تعالیٰ کے رسول آتے رہے ہیں۔ دنیا میں قیام امن کے لئے نہایت مؤثر ہے۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں بنیادی طور پر امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور صرف نظری طور پر نہیں بلکہ اس نے ایسے گر بھی بتائے ہیں۔ جن کو زیر عمل لاکر یہ مدعا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تاریخ اسلام میں یہود کا ناپاک اور سازشی کردار

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

(۱)

سرور کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو جن بنیادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان میں سے سرِ فہرست یہودیوں کی شرارتیں اور سازشیں ہیں۔ یہ سازشیں آغازِ اسلام سے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک اور مسلمانوں کے خلاف باقاعدہ اور منظم رنگ میں شروع ہو گئی تھیں۔ چونکہ یہود سونے اور چاندی کا کاروبار کرتے تھے نیز سُود کا لین دین ان میں عام تھا پھر مدینہ کی زرخیز زمینوں پر ان کا قبضہ تھا اس لئے تجارتی لحاظ سے انہیں کافی اثر و رسوخ حاصل تھا۔ تاریخِ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یہود ایسی مشہور شخصیتوں سے تعلقات رکھتے تھے جن کا اثر عوام پر ہو اور ان کے ذریعہ سے کام لیا جا سکتا ہو۔ اسلام میں منافقین کا گروہ جو منصۂ شہود پر آیا وہ دراصل یہودیوں کی سازش اور کوشش سے ہی قائم ہوا۔ یہی لوگ منافقین کو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اکساتے تھے۔ کبھی کفارِ مکہ، مشرکین اور قریش کو برانگیختہ کرتے کہ یہ شخص تو نعوذ باللہ اپنی زعامت اور قیادت قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس زمانہ میں عرب قبائل کے ہاتھ میں ہی کسی تحریک کی کامیابی اور ناکامی تھی اور عرب قبائل کے بغیر کوئی طاقت جزیرہ عرب میں پنپ نہیں سکتی تھی۔ ان قبائل کو مشتعل کرنے میں یہودی تجار اور ساہوکاروں کا ہاتھ تھا۔ عملی طور پر یہود کی یہ کوشش تھی کہ بانیٔ اسلام کی ذات مبارک کو مختلف الزامات کا نشانہ بنا کر مسلمانوں کو نعوذ باللہ حضور سے بدظن کر دیا جائے اور سارے جزیرۂ عرب میں آپ کے خلاف فضا کو مکدر کر دیا جائے۔

(۲)

قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہود کو اسلام اور بانیٔ اسلام سے کیوں عداوت تھی؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے۔ یہود کے تین قبائل بنو نظیر بنو قینقاع اور بنو قریظہ مدینہ میں اس یقین سے آباد ہوئے تھے کہ موعود نبی اس علاقہ میں آئے گا تو ہم اس پر اس وقت ایمان لے آئیں گے آخری نبی کے متعلق یہودی تصور اور نظریہ یہ تھا کہ اس کے آنے پر یہودی قوم دوبارہ دنیا میں حکمران اور معزز قوم بن جائے گی اور ہماری گزشتہ کوتاہیاں اور غلطیاں سب معاف ہو جائیں گی اور ہماری پریشانیوں اور مصائب کا دَور کلیۃً ختم ہو جائیگا اور ہماری شوکت و سطوت کا طوطی بولیگا مگر ان کی یہ ساری امیدیں خاک میں مل گئیں جب انہوں نے معاملہ بالکل اس کے برعکس دیکھا۔ یہود کا یہ دعویٰ ہے کہ نجات صرف بنی اسرائیل کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے وہ دوسروں کو اپنے عقیدہ کی تبلیغ و تلقین نہیں کرتے۔ گو آج کے یہودی اس غلطی کو محسوس کر رہے ہیں۔

لیکن اس کے بالمقابل اسلام اپنی خصوصیات کی بناء پر ایک بین الاقوامی مذہب ہے اور اس کا دائرۂ عمل کسی مخصوص نسل قوم یا علاقہ تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو جہاں رحمۃ للعالمین کے خطابِ عظیم سے نوازا وہاں نورِ اسلام کو آفاقی نور سے تعبیر کیا گیا ہے "لا شرقیۃ ولا غربیۃ" کے الفاظ میں اسلام کو عالمی مذہب قرار دیا گیا ہے اور اس میں جملہ اقوامِ عالم کو بغیر کسی رنگ و نسل کی تمیز کے آغوشِ اسلام میں داخل کرنے کی صلاحیتِ تامہ ہے۔ اور خداتعالیٰ کے حضور وہی مسلمان معزز ہے جو اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے مطابق اپنی زندگی کو تقویٰ کے مطابق بنائے۔ یہود گزشتہ پیشگوئیوں کے مطابق ایک نبی کے منتظر تھے۔ لیکن جب وہ فاران کی چوٹیوں سے ظاہر ہو گیا تو اس کا انہوں نے صاف انکار کر دیا اور انہوں نے یک زبان کہا کہ وہ بنی اسمٰعیل سے کس طرح آ سکتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت یہود کی مرضی اور خواہش کے خلاف تھی اور ان کا تصور غلط نکلا اس لئے انہوں نے انکار کرتے ہوئے حضور کی شدید مخالفت کی۔

خداتعالیٰ نے یہود کے اس عذر اور نامعقولیت کا یوں جواب دیا ہے

"فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَآءَ اللّٰہِ مِنْ قَبْلُ"

یعنی اگر تم اپنے اس مفروضہ میں حق پر ہو تو ہم تم سے یہ سوال کرتے ہیں کہ تم ان انبیاء کو جو تمہاری قوم میں سے آئے تھے بلکہ تمہاری ارضِ موعودہ میں ظاہر ہوئے تھے کو کیوں قتل کرتے رہے ہو ان کو استہزاء اور استخفاف کی نظر سے کیوں دیکھتے رہے ہو۔ حضرت مسیح علیہ السلام یہود کی اس دیرینہ عادت اور شرارت کا اظہار یوں کرتے ہیں:-

"اے یروشلم اے یروشلم
جو نبیوں کو مار ڈالتی اور
انہیں جو تجھ پاس بھیجے
گئے پتھراؤ کرتی ہے!"
(متی باب ۲۳)

عربوں میں شعر و شاعری کو امتیازی مقام حاصل ہے اس لئے اس فن کو غیرمعمولی عروج اور رواج دیا گیا۔ شعراء کو انتہائی عزت دی جاتی تھی۔ چنانچہ یہود نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے مشہور شاعر کعب بن اشرف کو منتخب کیا اور اس کو دولت و ثروت سے مالا مال کر دیا۔ اس نے اسلام کے خلاف اشعار کہہ کر عرب کے ہر شہر اور ہر قریہ میں مخالفانہ فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ کعب بن اشرف کی شہرت تو پہلے ہی تھی لوگوں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اس وقت مدینہ میں یہود کے تین قبائل بنو قریظہ۔ بنو نضیر۔ اور بنو قینقاع رہتے تھے اور مشرکین کے دو قبائل اوس اور خزرج مدینہ میں مقیم تھے۔ اوس اور خزرج کے باہمی تعلقات اچھے نہ تھے۔ ان میں ہر وقت خانہ جنگی رہتی تھی۔ فریقین کی تلواریں اور نیزے ہر وقت حرکت میں رہتے اور رجزیہ اشعار اس باہمی خانہ جنگی میں مزید اضافہ کرتے مگر اسلام کی نورانی کرنوں نے ان کو روحانیت سے منور کر دیا اور یہ لوگ آہستہ آہستہ آغوشِ اسلام میں داخل ہو گئے اور اسلام کی ترقی و استحکام میں انہوں نے مثالی نمونہ پیش کیا۔

اس ہجرت کے کچھ عرصہ بعد حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض حالات کے پیشِ نظر مہاجرین۔ اوس۔ خزرج اور یہود کے زعماء کو جمع کر کے ایک باہمی معاہدہ کی تشکیل فرمائی۔

اس معاہدہ پر ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہود نے ازراہ حسد و بغض مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا آغاز کر دیا مگر ہر موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اغماض فرمایا اور مسلمانوں کو صبر کی تلقین فرماتے رہے مگر یہود فطرتاً ٹیڑھی اور باغی و طاغی قوم ہے چنانچہ جنگِ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے بعد یہود نے مسلمانوں کی آپس میں جنگ شروع کرانے کے لئے سازشی کردار ادا کیا اور وہ اپنی شرارت میں یہاں تک تجاوز کر گئے کہ ایک مسلمان خاتون کی انہوں نے بے حرمتی کی۔ مسلمان عورت کی احتجاجی بلند آواز ایک مسلمان کے کان میں پہنچ گئی وہ وقت پر پہنچ گیا اس نے اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے اس کی بے حرمتی کی تھی۔ تمام یہود نے اس پر آناً فاناً حملہ کر دیا اور وہ مسلمان شہید ہو گیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے فریقین میں جنگ کے آثار نمودار ہو گئے۔ یہود نے انتہائی تعلی سے مسلمانوں کو جواب دیا کہ تم نے جنگِ بدر میں قریش کو قتل کر کے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم بھی کمزور ہیں اگر ہمارے ساتھ تمہارا مقابلہ ہوا تو تم کو علم ہو جائیگا کہ ہم کون ہیں!"

عہدِ نبویؐ میں یہود نے ایک خطرناک سازش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف یہ کی کہ ایران کے بادشاہ کسریٰ پر یہ مسموم اثر ڈالا کہ مسلمان اور بانیٔ اسلامؐ طاقت حاصل کر رہے ہیں اور

ہو سکتا ہے کہ آپ کے خلاف یہ کوئی کارروائی کریں۔ یہود کو بعض سیاسی وجوہات کی بناء پر ایران میں مراعات حاصل تھیں کیونکہ اس وقت دو بڑی حکومتیں تھیں ایک مسیحیوں کی اور ایک مجوسیوں کی۔ مجوسیوں کی حکومت فارس میں تھی اور عیسائیوں کی روما میں۔ مجوسیوں کو روما سے شدید عداوت تھی یہود کو بھی ان سے دشمنی تھی۔ صرف ایران کی حکومت ایسی تھی جس پر یہود اعتبار کرسکتے تھے۔ یہود کی اس سازش کی وجہ سے مجوسی بادشاہ کسریٰ شاہِ ایران نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دئے مگر خداتعالےٰ نے حضور کی خاص نصرت فرمائی اور وہ بادشاہ خود اپنے لڑکوں کے ہاتھ سے قتل ہو گیا۔ بہرکیف اس موقع پر بھی یہود نے خطرناک سازشی کردار پیش کیا۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک کام کے سلسلہ میں یہودی قبیلہ بنو نضیر کے محلہ میں تشریف لے گئے۔ آپ کو ایک دیوار کے سایہ میں بٹھلایا گیا ایک یہودی ابن حجاش نامی نے آپ پر وزنی پتھر پھینکنے کا عزم صمیم کر لیا مگر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو خداتعالیٰ نے بذریعہ وحی اس کی بدنیتی سے اطلاع دے دی اور بعد ازاں یہ سازش خود بخود ظاہر بھی ہو گئی اس قسم کی سازشوں کے پیشِ نظر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بالآخر یہ فیصلہ فرمایا کہ یہود مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں کیونکہ ان کی موجودگی میں نہ صرف اشتعال انگیزی پیدا ہونے کا یقینی امکان تھا بلکہ یہ اشتعال انگیزی خطرناک جنگ پر منتج ہو سکتی تھی۔ یہ قبیلہ مدینہ منورہ چھوڑ کر خیبر میں آباد ہو گیا۔ جلا وطن یہودی قبیلہ بنو نضیر نے تمام عرب کا دورہ کر کے مختلف قبائل۔ مشرکین اور عیسائیوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اکسایا۔ بنو غطفان اور بنو سلیم مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے ان کی شمولیت نے ان قبائل کو زیادہ طاقت دی۔ چنانچہ جنگِ احد کے دو سال بعد ابوسفیان کی کمان میں کفار کا یہ لشکر (جس کے پیچھے یہود کی سازش تھی) جو دس ہزار سے زائد جنگجو لوگوں پر مشتمل تھا مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے بڑے کرّ و فر سے آگیا۔ تاریخِ اسلام میں اس جنگ کو جنگِ احزاب کہتے ہیں جس کی کیفیت سورۂ احزاب میں بیان کی گئی ہے۔ یہ ساری شرارت اور سازشی کردار یہود کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اس لشکر کے بالمقابل مسلمان صرف تین ہزار تھے مگر نصرتِ الٰہی اور تائیدِ ایزدی نے کفار کو شکستِ فاش دی اور مسلمانوں کو فتحِ عظیم ہوئی۔

اس پر ہی یہود کی سازشوں کا اختتام نہیں ہوا بلکہ ایک یہودی لیڈر کی لڑکی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گوشت کے کبابوں میں زہر ملا کر پیش کر دیا۔ حضور انور نے ابھی ایک لقمہ ہی کھایا تھا کہ آپ کو اس میں زہر کا اثر محسوس ہوا مگر خداتعالیٰ نے آپ کو زہر کے بُرے اثر سے محفوظ رکھا مگر صحابہؓ میں سے ایک صحابی بشیر ابن البراءؓ اس گوشت کے کھانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپؐ نے اس عورت کو بُلا کر دریافت فرمایا کہ اس شرارت پر تم کو کس نے آمادہ کیا؟ اس نے جواباً کہا کہ میری قوم یہود سے آپؐ کی جنگ ہوئی ہے میں نے آپؐ کو زہر دینے کا عزم صمیم کر لیا اور خیال یہ تھا کہ اگر واقعہ میں یہ سچے نبی ہوئے تو بچ جائیں گے۔ ورنہ ہم کو ان سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔ آں حضرتؐ نے اس عورت کو معاف کر دیا۔

الغرض تاریخِ اسلام میں یہود کے سازشی کردار سے اوراق سیاہ ہیں +

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ

برائے سنہ ۱۹۶۷-۶۸ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو فارم تشخیص بجٹ خدام و اطفال برائے سال ۶۷-۶۸ء معہ ہدایات بھجوائے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے بجٹ موصول ہوئے ہیں۔

تمام قائدین حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد از جلد بجٹ تشخیص فرمائیں۔ ۳۱ر اگست ۶۷ء تک بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سَمِعْنَا اَطَعْنَا

اَلَا مَنْ یُّخَبِّرُ عَنْ رُجُوْعِ اَحِبَّتِیْ + وَعَنْ اَھْلِ تِلْكَ الدَّارِ دَارِ الْمَحَبَّةِ

کون مجھے محبوب کے منازل سے خبردار کرے — اور اُس دارِ محبت کے ساکنین سے اطلاع بخشے

اَرَی اللَّیْلَ اَلْقٰی فِیْ جَوَانِبِھَا الدُّجٰی + اَضَاءَتْ بِاَقْمَارِ الْھُدٰی دَارُ ھِجْرَةٍ

ہر طرف رات کی سیاہی طاری ہے۔ — لیکن دارالہجرۃ ربوہ ہدایت کے چاندوں سے روشن ہے

اِلٰی کَمْ تَوَارٰی وَالْعُیُوْنُ نَوَاظِرٌ + اَیَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ یَا نُوْرَ رَبْوَةٍ

تُو کب تک آنکھوں سے اوجھل رہے گا — اے ملکِ حسن کے سورج اے ربوہ کے نُور

فَمَا بَالُ عُشَّاقٍ رَءَوْكَ مُعَایَنًا + اَخَذْتَ قُلُوْبَ الْمُبْعَدِیْنَ بِجَذْبَةٍ

اُن عشاق کے کیا کہنے جو تجھے اپنے سامنے دیکھتے ہیں جبکہ دُور رہنے والوں کو بھی تُو نے گرویدہ کر لیا

رَءَیْنَا خِیَارَ الْقَوْمِ جَاءُوْكَ قَاصِدِیْ + اَخَذْتَ نَصِیْبًا مِّنْ ذَوِیْ كُلِّ مِلَّةٍ

ہر قوم کے برگزیدہ لوگوں نے تیری زیارت کی — اور تُو نے ہر ملت کے لوگوں کو اپنا عاشق بنایا

سَمِعْنَا اَطَعْنَا یَا خَلِیْفَةَ رَبِّنَا + اَنِرْنَا بِنُوْرِكَ یَا مُنِیْرَ الْبَرِیَّةِ

اے خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ! ہم آپ کے فرماں بردار ہیں۔
اے ساری دنیا کو منور کرنے والے ہماری طرف بھی توجہ فرمائیں اور ہمیں بھی منور کریں

(عزیز الرحمان منگلہ۔ مربی سلسلہ)

مغرب کی وادیوں میں گونجا ہے نام تیرا

بادِ صبا پہنچانا اُن کو سلام میرا
کہنا تڑپ رہا ہے ادنیٰ غلام تیرا

آنکھیں لگی ہوئی ہیں ہر سمت تیری جانب
میں رستہ دیکھتا ہوں ہر صبح و شام تیرا

لاکھوں سعید روحیں بیتاب ہو رہی تھیں
یورپ کو بھا گیا ہے شیریں کلام تیرا

سب مغربی مُدبّر سب مغربی مفکّر
حیران ہو رہے ہیں سُن کر کلام تیرا

سب وَجد میں تھے انساں پُرکیف تھا وہ منظر!
کیسا تھا رُوح پرور دِلکش پیام تیرا

ہر اِک زباں پہ چرچا ہر اِک زباں مدح خواں
مغرب کی وادیوں میں گونجا ہے نام تیرا

اللہ رے یہ فصاحت۔ اللہ رے یہ بلاغت
پڑھتے ہیں سب قصیدہ ہر خاص و عام تیرا

اللہ ہو تیرا حافظ۔ مولا ہو تیرا ناصر
فانی کی یہ دعا ہے ہو فیض عام تیرا

(محمد اکبر فانی۔ اکاؤنٹنٹ نور نگر فارم براستہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر)

پاکستان کا اقتصادی جائزہ

(مکرم ظہور الدین صاحب بابر ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں شرح سالانہ ۶ و ۳ فی صد اور تیسرے منصوبہ میں ۵ بر سالانہ ترقی کی امید ہے لیکن گذشتہ چند سالوں میں ہماری ترقی کی مرکب شرح ۲ ۶ فی صد سالانہ رہی جو دنیا کی عظیم ترین شرحوں میں سے ہے۔ دوسرے منصوبہ میں زراعت پر ۳ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوا جبکہ تیسرے منصوبہ میں ۸ ارب ۴۰ کروڑ خرچ کا پروگرام ہے حکومت کے یقینی اندازہ کے مطابق پاکستان ۳ سال تک خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائے گا۔

صنعت

صنعتی میدان میں ابھی بہت جدو جہد کی ضرورت ہے ہماری قومی آمدنی میں صنعت کا حصہ ۱۳ فی صد ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں ۲۹ سے ۵۰ فی صد تک ہوتا ہے ہمارے لئے صنعتی ترقی بڑی ضرور ہے کیونکہ ہماری زرعی ترقی کا مدار صنعتی ترقی سے ہے اس کے علاوہ قومی آمدنی بڑھانے، توازن ادائیگی کی اصلاح ... زرمبادلہ کمانے و بچانے کے لئے صنعتی ترقی ناگزیر ہے لیکن اس ترقی کی راہ میں چند رکاوٹیں ہیں مثلاً معدنیات کی کمی بجلی و خام مال کی کمی۔

چنانچہ حکومت نے صنعتی پسماندگی دور کرنے کے لئے ۱۹۵۲ میں صنعتی ترقیاتی کارپوریشن قائم کی جس نے ۱۹۶۵ کے آخر تک ۵۵ پروجیکٹ مکمل کئے جن پر ایک ارب ۹۲ کروڑ روپے صرف ہوئے ان میں سے ۳۸ کارخانوں کو پبلک لمیٹڈ کمپنیاں بنا دیا گیا ان اقدامات سے ۱۳ سال کے اندر اندر صنعتی پیداوار میں ہی سو فیصد اضافہ ہوا۔ ۱۹۴۹ء کے مقابلہ میں ہمارے ہاں سوتی مصنوعات کی پیداوار نو گنا، سیمنٹ میں ۵ گنا چینی میں نو گنا و ناسپتی تیل میں ۳ گنا اضافہ ہوا۔ آزادی کے وقت ہمارے ہاں کھاد، فولاد، کاغذ، کیمیل اور بھاری صنعت کا نشان تک نہ تھا لیکن یہ سب دوسرے منصوبہ ۶۵-۱۹۶۰ کے دوران قائم کئے گئے۔ تقسیم کے وقت ہمارے ہاں جس قدر کپڑے کی پیداوار تھی وہ فی کس ڈیڑھ گز بنتی تھی لیکن ۱۹۶۵ میں یہ پیداوار فی کس ۱۴ گز ہو گئی۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے۔ کہ اس اوسط میں آبادی میں ۲۰ لاکھ سالانہ کا اضافہ بھی ہے۔ جو ہر سال ہوتا رہا ہے۔ تقسیم کے وقت پٹسن کا کوئی کارخانہ نہ تھا لیکن اب ۱۴ کارخانے ہیں۔ اس طرح کاغذ کا بھی کوئی نہ تھا مگر اب چار ہیں۔ سوتی کپڑے کے ۱۷ تھے لیکن اب ۱۵۰ سے زائد ہیں مجموعی طور پر اب ملک میں ۴۰۰ کارخانے سے زائد ہیں جبکہ تقسیم کے وقت صرف ۵۰ تھے۔ اب تک دولتمند طبقہ ہی صنعت کاری پر چھایا رہا ہے۔ لیکن اب تیسرے منصوبہ میں متوسط طبقہ کو آگے کا موقعہ دیا جائے گا۔ جس کے لئے مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کو ترقی دی جائے گی۔ اس طرح ارتکاز دولت کی حوصلہ شکنی ہو گی۔

صنعتی ترقی کے لئے حکومت نے کئی قدم اٹھائے۔ مثلاً انوسٹمنٹ بیوروکا قیام، صنعتی ترقیاتی بنک (۱۹۶۱ء) اور صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کی کارپوریشن (۱۹۵۷ء) کا قیام جنہوں نے اب تک دو ارب ۴۸ کروڑ سے زائد روپیہ کا قرض دیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے صنعتی مراکز قائم کئے نیز ملکی مصنوعات کے مقابلہ میں بیرونی مصنوعات کی درآمد پر پابندی لگائی یا ٹیکس لگائے۔

گذشتہ مدت میں پاکستان نے ابتدائی قسم کی صنعتوں . . . . میں ترقی کی ہے اور جدید صنعت میں پیچھے ہے۔ جس قسم کی صنعتوں میں ترقی ہوئی ان میں نہ زیادہ سرمائے اور نہ زیادہ ہنرمندی کی ضرورت ہے اس لئے صرف ان میں ہی ترقی کر کے پاکستان اپنی برآمدات کو بڑھا نہیں سکتا کیونکہ دولت مشترکہ کی اقوام اور دیگر ترقی پذیر ممالک بھی ان صنعتوں میں ترقی کر رہے ہیں چنانچہ صنعتی ترقی کی رفتار برقرار رکھنے کے لئے جدید صنعتوں کے قیام کی ضرورت ہے۔ مثلاً بھاری مشینری، کاریں، ٹرک، ایئرکنڈیشننگ اور ریفریجریشن وغیرہ۔ حکومت اس ضرورت سے بخوبی آگاہ ہے۔ چنانچہ دوسرے منصوبہ میں ان صنعتوں کو ترقی دینے کی کوشش کی گئی تھی اور اب تیسرے منصوبہ میں بھی بھاری صنعت کو اہمیت دی گئی ہے۔ مثلاً کراچی میں ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے ٹرک بنانے کا کارخانہ بن رہا ہے جس میں ڈیڑھ ہزار ٹرک سالانہ تیار ہوں گے۔ اسی طرح اس سال اکتوبر میں کراچی میں پرزے جوڑ کر طیارے بنانے کا کارخانہ بھی کام شروع کر دے گا۔ راولپنڈی میں ریلوے کا کارخانہ بن رہا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا اور ٹیکسلا میں بھاری مشینری کا کارخانہ ۱۹۶۹ میں کام شروع کر دے گا۔ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں صنعت پر بارہ ارب ۴۸ کروڑ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ جو دوسرے منصوبہ میں خرچ ہونے والی رقم کا تین سو فی صد زیادہ ہے امید ہے کہ اس دوران قومی پیداوار میں صنعت کا حصہ ۱۳ فی صد سے بڑھ کر ۱۴½ فیصد ہو جائے گا۔ اور برآمدات میں مصنوعات کا حصہ تیس فی صد سے بڑھ کر پینتالیس فی صد ہو جائے گا۔

تجارت خارجہ

کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت کو تجارت خارجہ کہتے ہیں اور آج کے دور میں کوئی ملک اس کے بغیر نہیں رہ سکتا خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کہ جنہیں ترقی یافتہ ممالک سے مشینری وغیرہ لینی پڑتی ہے ہماری معیشت میں بیرونی تجارت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ قومی پیداوار کا دس فی صد حصہ برآمد کر دیا جاتا ہے۔ ہماری برآمدات زیادہ تر اشتدار میں زرعی پیداوار رسن، روئی و خام مال پر ہی مشتمل ہوتی تھیں اس طرح رہیں بہت کم معاوضہ ملتا۔ اس کے برعکس ہماری درآمدات مشینری اور اس نوعیت کی دوسری قیمتی اشیاء پر مشتمل ہیں جن کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ صورت حال بتدریج مرزوں ہوتی گئی اور پاکستان نے اپنی برآمدات کا زیادہ حصہ مصنوعات پر کر دیا اس وقت ہماری برآمدات کی سالانہ مالیت تین ارب روپے کے لگ بھگ ہے اور درآمدات کی مالیت ساڑھے پانچ ارب روپے سالانہ کے لگ بھگ۔ ہماری بیرونی تجارت میں بڑی کمی بیشی ہوتی رہی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری برآمدات زیادہ تر زرعی اشیاء پر مشتمل ہیں اور زراعت کا مدار موسمی حالات پر ہے جو ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ ۵۰-۱۹۴۹ء میں درآمدات ۱۲۴۱ ارب اور برآمدات ۱۹۱ء۱ ارب روپے کی تھیں۔ پھر ۵۵-۱۹۵۴ء میں درآمدات ۱۰ء۱ ارب اور برآمدات ۲۲ء۱ ارب اس کے بعد ۶۰-۱۹۵۹ء میں درآمدات ۲۶ء۲ ارب اور برآمدات ۴۸ء۱ ارب روپے کی تھیں۔ (باقی)

دمہ۔ نزلہ۔ بواسیر۔ سردرد۔ درد پیٹ کیلئے

نمونہ کی دوا مفت

مکمل کورس دس روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ماہنامہ الفرقان

نصف قیمت پر

محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور عزیزم محمد اسلم جاوید صاحب لندن نے توسیع اشاعت الفرقان کے لئے رقم بھجوائی ہے تجویز کیا ہے کہ اس رقم سے چھیاسٹھ نئے خریداروں کو رعایت دی جائے کہ وہ نصف قیمت یعنی تین روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجکر سال بھر کے لئے خریدار بن جائیں۔ طلبہ کے لئے یہ رعایت خاص طور پر ہے ایسا ہی جو کسی غیر احمدی دوست کے نام رسالہ جاری کرانا چاہیں وہ بھی فوراً تین روپے بھیجدیں یہ رعایت صرف پہلے چھیاسٹھ خریداروں کے لئے ہے تعداد پورا ہو جانے پر اعلان ... جائے گا۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے چوہدری بشیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ کا نکاح عزیزہ سرفراز اختر بی۔ اے بی ایڈ بنت عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ۱۰۲۔ ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے ساتھ ۵۰۰۰/- روپیہ مہر پر مورخہ ... کو بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی . . . . میں مولانا محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(چوہدری) محمد شریف میانوالی خانہ نوالی فیصل آباد

پہلی سہ ماہی کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

ایسی جماعتوں کی آخری فہرست شائع ہونے کے بعد جن جماعتوں نے اپنا چندہ عام و حصہ آمد کا سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا بجٹ پورا کر لیا ہے ان کی فہرست نیچے درج ہے۔ ان جماعتوں کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے گئے ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے بھی التماس ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں اپنے سلسلہ کی بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

مرکز ربوہ: دارالرحمت فیکٹری ایریا
ضلع سرگودھا:۔ بلنہل کالونی۔ احمد آباد جنوبی
ضلع لائلپور:۔ چک نمبر ۶۷ ب کھیم سنگھ والا (چھچھا)
ضلع سیالکوٹ:۔ بھیرو کے کلاں۔ کنجرور
چک نمبر ۶۶۳ ہیانہ:۔ ماموں کانجن۔ چک نمبر ۱۳۲ گ ب
ضلع گجرات:۔ شیخ پور
سابق صوبہ سرحد:۔ میران شاہ
ضلع ملتان:۔ شیخ پور کہنہ چاہ گھنے والا
ضلع ساہیوال:۔ قبولہ
ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۹ مراد (چھچھا)
ضلع رحیم یار خاں:۔ ۹۳/ا ے
خیرپور ڈویژن سکھر
ضلع حیدرآباد ڈویژن:۔ احمد آباد اسٹیٹ

ناظر بیت المال ربوہ

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سال رواں کا دوسرا امتحان ۲۰ر ستمبر ۶۸ء کو منعقد ہوگا معیار اول کی ممبرات کے لئے پہلے پارہ میں سے رکوع نمبر ۱ تا ۵ با تفسیر اور برکات الدعا از حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر ہے۔ اور معیار دوم کی ممبرات کے لئے پارہ نمبر آٹھ (۸) با ترجمہ

رسالہ الوصیت اور مختصر تاریخ احمدیت بطور نصاب مقرر ہے
ممبرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔

سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزہ منصورہ سعدی صاحبہ بنت محترم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم گذشتہ ہفتہ سے بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار ہے ۱۹ر ۸ کو کنٹونمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں ان کا اپریشن ہوا ہے۔ (محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

۲۔ مکرم عبدالحمید صاحب سیالکوٹی برادر بابو فضل الدین صاحب بیمار ہیں اُن کو برائے علاج لاہور گلاب دیوی ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے عبدالکریم سیالکوٹی

۳۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالغفور نسیم کا مورخہ ۱۱ر اگست کو ایک تیز رفتار ٹرک سے ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ بہت چوٹیں آگئی ہیں (عبدالواسع فاروق کوئٹہ)

۴۔ میرے اباجان محمد ظہیرالدین احمد صاحب پر ایک کیس بنا ہوا ہے۔ (الہی داد کینٹ)

۵۔ امۃ الرشید اہلیہ مستری محمد دیوان صاحب درویش دو ماہ سے ٹانگ کے شدید درد میں مبتلا ہیں (عائشہ ربوہ)

۶۔ چوہدری عبدالحلیم صاحب ایس ڈی او بعارضہ بلڈ پریشر مشن ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عبدالشکور شاد لاہور

۷۔ میری چھوٹی ہمشیرہ صادقہ ربانی کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن لائلپور ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ قمر احمد مکان نمبر ۱۴۱ دارالیمن ربوہ

۸۔ چوہدری فضل احمد صاحب آف ڈگری بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ سعید احمد ڈسپنسر ٹھٹھورو (سندھ)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

بعدالت چوہدری محمد حسین صاحب ضیائی پی سی ایس ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اشتمال باختیارات کلکٹر اشتمال میانوالی

مقدمہ نمبر ۱۲/۶۷ ۲۰-۲-۲۲ قسم مقدمہ اپیل انتقال نمبر ۱۲۵۵ موضع ڈگر ادلکھ۔ تحصیل بھکر

بمقدمہ ملک شیر ولد فتح محمد۔ بجین ولد محمد رمضان ولد خانہ و محمد ولد جانہ۔ احمد ولد محمد۔ غلام حسین ولد دکا (اقوام جٹ ادلکھ سکنائے ڈگر ادلکھ تحصیل بھکر اپیلانٹان

بنام

سلو وسوایہ و حقنواز پسران سٹھ۔ گلشیر ولد کوڑا۔ مسماۃ پٹھانی بیوہ و مسماۃ نجاں و مسماۃ جگو و مسماۃ فتح دختران پیارا ولد معود۔ محمد بخش و محمد نواز پسران شیرن۔ مانہ و ملکا پسران گاماں۔ خانن و غلام حیدر و اللہ بخش پسران صدیق۔ رب نواز ولد جیون و فلک شیر ولد حسو۔ پٹھانہ ولد کوڑا۔ ڈھنگانہ ولد معظم۔ اللہ بخش۔ غلام محمد۔ خانہ پسران و مسماۃ فاطمہ و عائشہ دختران جانہ و مسماۃ زینب بیوہ و غلام رسول پسر و مسماۃ رقیہ دختر محمد۔ کوڑا ولد گلا۔ مانہ ولد احمد۔ خادم علی و خدا بخش۔ بختاور و محمد بخش و احمد پسران و مسماۃ سبھائی و مسماۃ سلو دختران بہارا۔ محمد و غلام حسین و بخشو و رمضان و حقنواز پسران سلوہانزا۔ مسماۃ گلائی والدہ عاشق حسین۔ فدا حسین ولد غلام حسین۔ احمد شیر و غلام رسول پسران محمد بخش اقوام جٹ ادلکھ سکنائے ڈگر ادلکھ۔ نذر محمد شاہ ولد گل محمد شاہ قوم سید سکنہ بھکر۔ مسماۃ بخت بھری و مسماۃ فاطمہ و مسماۃ عالم خاتون دختران مسماۃ امیراں بیوہ و احمد پسر محمد۔ محمد رمضان و جام علی پسران احمد یار و محمد یار و محمد ایا پسران گلایا۔ غلام عباس پسر مسماۃ فاطمہ بیوہ اللہ ڈیوایا۔ محمد یوسف ولد گلایا۔ دلدار ولد محمد حیات۔ اللہ یار ولد محمد یار۔ غلام حسین ولد سیا اقوام جٹ ادلکھ سکنائے ڈگر ادلکھ۔ عظمت ولد بہادر و محمد رمضان ولد یارن قوم جٹ ہیبا سکنہ ڈگر ادلکھ۔ جان محمد و محمد رمضان پسران نور احمد قوم جٹ چھینبہ۔ ممند و سمند۔ دل بند۔ غلام شبیر پسران خواجہ عمر قوم جٹ بوریہ سکنائے ڈگر بیلاں۔ محمد اختیار و شیر بہادر۔ گاموں پسران تکھو۔ نور خان ولد گاڑھو۔ سمندر و اقبال و ذوالفقار و سوہنا۔ جہانگیر پسران و مسماۃ صاحب خاتون دختر بھل۔ مسماۃ سبھائی و فاطمہ دختران و مسماۃ جندو بیوہ گاڑھو۔ غلام قادر و غلام حیدر پسران گاموں اقوام جٹ اوڈ اسکنہ کلورکوٹ تاج محمد خان پسر و مسماۃ صورت خاتون و مسماۃ سیرت خاتون دختران امیر محمد خان قوم پٹھان بلیچ سکنہ غلاماں والی محمد خان و فتح خان پسران مسماۃ صاحب خاتون و مسماۃ مہر خاتون دختران نواب خان دوست محمد خان بہرور خان پسران غلام عباس خان۔ بہادر خان و حقنواز خان پسران فتح خان اقوام پٹھان موسیٰ خیل سکنہ بھکر۔ محمد دلیداد خان ولد محمد کرمداد خان قوم پٹھان شہر خیل سکنہ عیسیٰ خیل عبداللہ خان ولد محمد گل خان و محمد عظیم خان ولد شیر محمد خان قوم پٹھان دوخیل داخلی میانوالی۔ محمد فیض اللہ خان، محمد ظفر اللہ خان و محمد اکرام اللہ خان۔ محمد امان اللہ خان پسران محمد عظیم خان۔ کامران خان ولد عبدالقیوم خان قوم پٹھان بزرخیل سکنہ میانوالی رسپانڈنٹان

ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹان متذکرہ بالا کی اطلاع یابی کرانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن یہ علاوہ دیدہ و دانستہ تعمیل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ اب اس اپیل کی آئندہ تاریخ سماعت مورخہ ۳۱-۸-۶۸ء بمقام میانوالی عدالت ہذا میں بوقت ۸ بجے صبح مقرر ہوئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا رسپانڈنٹان مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بتاریخ ۸-۱۰-۶۸ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا ہے۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

سنہری موقعہ

ایک زیر تعمیر مکان رقبہ دو کنال واقع دارالصدر غربی الف نزد مکان چوہدری عطاء اللہ صاحب برادر وفیسر رائے فروخت موجود ہے تفصیل کے لئے کراچی میں مرزا عبدالرشید ایڈووکیٹ الائنس بلڈنگ تیسری منزل نزد میری ویدر ٹاور بندر روڈ کراچی سے یا خاکسار سے رجوع فرمائیں۔

محمود احمد چیمہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ

خوشخبری

کوٹلی آزاد کشمیر کے احباب کی سہولت کے مدنظر کوٹلی میں اخبار الفضل کی ایجنسی کھل چکی ہے احباب الفضل کا تازہ پرچہ درج ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں

محمد بشیر صاحب شیر میڈیکل ہال کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر

وصایا

ضروری نوٹ: منذرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

[redacted]

مسل نمبر ۱۸۸۹۴

نعیم احمد ولد چوہدری رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۶ جہانگیر روڈ۔ ایسٹ کراچی نمبر ۵ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار سے مبلغ دس روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے۔ مقطع ۲۰ رجب کا ۱۹۶۷ء۔ شرح اول ۱/۱۰

العبد چوہدری نعیم احمد بقلم خود

گواہ شد: چوہدری محمد شریف ولد چوہدری احمد دین مرحوم وصیت (۶۵۹۱) سیکرٹری مال مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۸۹۵

مبارک احمد ساہی ولد چوہدری ذکاء اللہ ساہی قوم ساہی جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ ۱/۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۸۸ ج ب رعالی احمدیہ ہوسٹل لاہور) ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ مجھے والدین کی طرف سے مبلغ تیس روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد: مبارک احمد ساہی چک ۸۸ ج ب ڈاک خانہ خاص بالستہ لیگا انا تحصیل و ضلع لائل پور۔

گواہ شد: محمد علی ولد خدا بخش گولبازار ربوہ

گواہ شد: محمد احمد ولد محمد علی وصیت ۱۸۰۶۰ گولبازار۔ ربوہ۔ ۲۰/۶/۶۷

مسل نمبر ۱۸۸۹۶

رحمت بیگم زوجہ عبدالمجید احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ ڈاک خانہ مغلپورہ ضلع لاہور مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ

(۲) انگوٹھی طلائی وزنی نصف تولہ قیمت ۶۵/-

(۳) کانٹے طلائی وزنی ۱ ۱/۲ تولہ قیمت ۹۸/-

میں اپنی اس کل جائداد مالیتی ۱۱۶۳/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی بھی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت جو کہ بفضل تعالیٰ میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

الامۃ: رحمت بیگم اہلیہ عبدالمجید احمد صاحب مکان نمبر ۱۰ گلی ۱۶ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد: عبدالمجید احمد۔ خاوند موصیہ مکان نمبر ۱۰ گلی ۱۶ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد: ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۹۷

زہرہ بیگم زوجہ احسان اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ میرا حق مہر مبلغ یک صد روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے کانٹے وزنی ۱/۲ تولہ قیمت یکصد دس روپیہ۔ کل ۲۱۰/- روپیہ۔

الامۃ: نشان انگوٹھا اہلیہ احسان اللہ صاحب قریشی۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

گواہ شد: احسان اللہ ولد رحمت علی قریشی فیکٹری ایریا

گواہ شد: عبدالباقی قریشی ولد محمد شوکت قریشی فیکٹری ایریا۔ ربوہ

بعدالت جناب چوہدری محمد حسن صاحب پی سی ایس۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اشتمال با اختیارات کلکٹر اشتمال میانوالی

نمبر مقدمہ 15-R / 25.11.66 قسم مقدمہ اپیل اشتمال موضع شادیہ جنوبی تحصیل میانوالی

فضل کریم ولد حافظ چراغ قوم جٹ ساہنہ سکنہ بکوسا نوالہ داخلی شادیہ اپیلانٹ

بنام:۔ غلام محمد۔ محمد امیر پسران و مسماۃ عائشہ و مسماۃ سیلاں۔ مسماۃ امیراں و مسماۃ سکینہ دختران مسماۃ بھاگ بھری بیوہ غوث و محمد قاسم ولد امیرا قوم ساہنہ سکنہ ہٹے کچھ ساہنہ والا و عالم شیر ولد آ محمد قوم جٹ ساہنہ سکنہ ڈھکو والا داخلی شادیہ۔ ملک مظفر خان و حاکم خان و عطا محمد پسران امیر خان قوم جٹ بھچر سنبہالی سکنہ وانہ بھچراں رسپانڈنٹان۔

ہرگاہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹان متذکرہ بالا کی اطلاع یابی کرانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن یہ عملاً اور دیدہ دانستہ تعمیل سے گریز کر رہے ہیں اب اس اپیل کی آئندہ تاریخ سماعت مورخہ ۳۱/۸/۶۷ بمقام میانوالی عدالت ہذا میں بوقت ۸ بجے صبح مقرر ہوئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا رسپانڈنٹان مذکورہ بالا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی

آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۷ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

امانت تحریک جدید!

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک ایمانی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کرا سکتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اقامت صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی

اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی صحیح رنگ میں نہیں ہو سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت استخلاف اور اس کے بعد کی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

• پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعت رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔

یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ پس

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہو گی کہ اشاعت و تمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں۔ زکوٰتیں دی جائیں۔ اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقامت صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور زکوٰۃ کی ادائیگی بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام تھا۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکر خلیفہ ہو گئے تو اہل عرب کے کثیر حصہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ حکم صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا بعد کے خلفاء کے لئے نہیں مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن کے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا بلکہ فرمایا کہ اگر یہ لوگ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی رسی بھی زکوٰۃ میں دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ جاری رکھوں گا اور اس وقت تک بس نہیں کروں گا جب تک ان سے اسی رنگ میں زکوٰۃ وصول نہ کروں جس رنگ میں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ اس مہم میں کامیاب ہوئے اور زکوٰۃ کا نظام پھر جاری ہو گیا۔ جو بعد کے خلفاء کے زمانوں میں بھی جاری رہا۔ مگر جب سے خلافت جاتی رہی مسلمانوں میں زکوٰۃ کی وصولی کا بھی کوئی انتظام نہ رہا اور یہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا تھا کہ اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو مسلمان زکوٰۃ کے حکم پر عمل ہی نہیں کر سکتے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ جیسا کہ اسلامی تعلیم کا منشاء ہے امراء سے لی جاتی ہے اور ایک نظام کے ماتحت غرباء کی ضروریات پر خرچ کی جاتی ہے۔ اب ایسا وہیں ہو سکتا ہے جہاں ایک باقاعدہ نظام ہو۔ اکیلا آدمی اگر چند غرباء میں زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم بھی کرے تو اس کے وہ خوشگوار نتائج کہاں نکل سکتے ہیں جو اس صورت میں نکل سکتے ہیں جب کہ زکوٰۃ ساری جماعت سے وصول کی جائے اور ساری جماعت کے غرباء میں تقسیم کی جائے ......

اسیطرح اقامت صلوٰۃ بھی اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اب اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو قومی ضروریات کا پتہ کس طرح لگ سکتا ہے مثلاً پاکستان کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ چین اور جاپان اور دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے اور اسلام اُن سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے اگر ایک مرکز ہو گا اور ایک خلیفہ ہو گا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہو گا تو اسے تمام اکناف عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہو رہا ہے اور وہاں وہ ہو رہا ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور آج فلاں قسم کی خدمات کے لئے آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اوّل صفحہ ۳۶۷ و ۳۶۸)

ممالک بیرون پاکستان میں وقف عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے ہے حضور کا ارشاد ہے کہ پاکستان سے باہر کے ممالک کے احمدی وقف عارضی کی چٹھیاں اپنے ملک کے انچارج مبلغ سلسلہ احمدیہ کے پاس بھیجیں گے اور وہ حالات کے موافق انہیں وہاں مقرر کریں گے۔

جملہ مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں اس مبارک تحریک کو پوری ہمت سے جاری کریں اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں رپورٹ بھجواتے رہیں نیز واقفین کے کام کی باقاعدہ اطلاع حضور کی خدمت میں بھجوائیں تاکہ مرکز سلسلہ میں جملہ واقفین وقف عارضی کا ریکارڈ بھی محفوظ رہے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پاکستان ویسٹرن ریلوے میں ایس ایسٹنٹس کی ۵ + ۳۲ (ویٹنگ لسٹ) عارضی اسامیاں پُر کرنے کے سلسلے میں مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں سے ۱۵-۹-۶۷ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے ۳۲ فی صد ریلوے ملازمین (زیر ملازمت۔ ریٹائرڈ یا متوفی) کے بیٹوں۔ پوتوں۔ نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں اور ۲۵ فی صد سابق فوجیوں کے لئے مخصوص ہیں کامیاب امیدواروں کو مجوزہ میڈیکل ٹسٹ پاس کرنا ہو گا اور ان کو پاکستان ویسٹرن ریلوے میں کسی جگہ بھی تعینات کیا جا سکتا ہے۔

کم از کم تعلیمی قابلیت: میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن اور ایس ایس ای جنرل کورس میں تربیت یافتہ

عمر: ۱۵-۹-۶۷ کو ۱۸ تا ۲۵ سال کے درمیان

تنخواہ: ۱۲۵-۵-۱۵۵-۷-۲۲۵ روپے کنسالیڈیٹڈ کے سکیل میں۔ ۱۵۱ روپے ماہانہ اور قواعد کے دیگر مروجہ الاؤنسز۔

درخواستوں کی پیشی: درخواستیں لازمی طور پر مقررہ فارم پر دینی ہوں گی جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے درخواستیں فارم پر مطبوعہ ہدایات کے مطابق پُر کرنی ہوں گی۔ درخواستیں نزدیک ترین دفتر روزگار کے ذریعہ ۱۵-۹-۶۷ تک وائس چیئرمین (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کو بھیجنی ہوں گی۔ درخواستوں کے مندرجات کے ثبوت میں تمام درخواستوں کے ساتھ سندات کی مصدقہ نقول منسلک کرنا لازمی ہے۔ متعلقہ ضلع کے کسی مجسٹریٹ کلاس I سے مستقل جائے سکونت کے ثبوت میں ملازمتی سرٹیفکیٹ بھی منسلک ہو گا۔ پسماندہ زیر تحفظ اور قبائلی علاقوں اور ریاستوں کے امیدوار رہائشی سرٹیفکیٹ پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر کو پیش کریں۔ آزاد کشمیر کے امیدواروں کو چاہیئے کہ وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان سے سرٹیفکیٹ لے کر پیش کریں۔

خاص مراعات

پسماندہ زیر تحفظ اور قبائلی علاقوں اور ریاستوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کی عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت دی جائے گی اور درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے صرف ۲۵ پیسے لی جائے گی۔

۱۹۸۳(۷) 2275

درخواستِ دعا

میری اہلیہ ان دنوں سخت بیمار ہیں اور ٹی بی سینی ٹوریم ڈاڈھر میں داخل ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

ناصر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنول و ڈیرہ اسماعیل خاں

۵۲۵۳